بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامداً مصلیاً

کیا فرماتے ہین علمای دین ومفتیان شرع متین احادیث مذکورہ مین کہ یہ احادیث صحیح ہین
یا نہین اور درصورت صحت کے اسکا منکر کون ہے حدیث اول انا من نور اللہ وخلق
کلھم من نوری حدیث دوم انا احمد بلا میم حدیث سوم انا عرب
بلا عین حدیث چہارم من رانی فقد رای الحق حدیث پنجم ان اللہ خلق
آدم علی صورتہ بحوالہ کتب معتبرہ تحریر فرمائین بینوا توجروا

الجواب

حدیث اول باختلاف الفاظ منقول ہے مثل انا من اللہ والمومنون من نوری
وانا من اللہ والمومنون منی وغیرہ کے کل موضوع ہین یعنی کسی نے اپنے یا دوسرے
کے قول کو حضرت علیہ السلام کیطرف منسوب کردیا ہے حقیقت مین وہ قول رسول کا نہین ہے

علاوہ مخالف ہے اوس حدیث کی جو بخاری مین بروایت حضرت عمرؓ مروی ہے کہ حضرتؐ نے فرمایا لاتطرونی
کما اطرت عیسی بن مریم و قولوا عبد اللہ و رسولہ یعنی میری تعریف ایسی بیحد مت کرو جیسے
نصاری عیسی ابن مریم کی تعریف بیحد کرکے خدا کا بیٹا کہنے لگے مجکو سمجھو کہ مین خدا کا بندہ اور اوسکا
رسول ہون ثانیاً یہ حدیث مخالف ہے قرآن شریف کی سورہ صف مین ہے و مبشرا برسول یاتی من بعدی
اسمہ احمد یعنی حضرت مسیح نے بنی اسرائیل سے کہا کہ ہم ایسے رسول کی خبر دیتے ہین جو ہمارے بعد
آوینگے انکا نام احمد ہوگا اس آیت سے آپکا احمد ہونا ثابت ہے اور اس قول مین اسکی نفی ہے پس معلوم ہوا
کہ وہ قول رسول نہین ہے کیونکہ رسول کا قول قرآن کے مخالف نہین ہوسکتا مولانا شاہ عبد العزیز صاحب
عجالہ نافعہ مین منجملہ علامات وضع کی یہ تحریر فرماتے ہین پنجم آنکہ مخالف مقتضی عقل و شرع باشد و قواعد
شرعیہ آنرا تکذیب نمایند۔ اور منہج الوصول الی اصطلاح احادیث الرسول مین اسباب وضع سے لکھا ہے
کہ مناقض نص قرآنی یا سنت متواترہ یا اجماع قطعی یا صریح عقل باشد بر وجہی کہ پذیرے اندان تاویل نکرد
نبود۔ عبارات مذکورہ سے ثابت ہوا کہ یہ حدیث موضوع ہے منکر ان احادیث موضوعہ کا مسلمان
کامل اور دیندار و تابع کتاب اللہ و سنت رسول اللہ ہے اور قائل اسکا منکر قرآن و حدیث و اجماع
است کا ہے حدیث چہارم من رانی فقد رای الحق بروایت ابی قتادہ مشکوۃ مین موجود ہے
ترجمہ جسنے خواب مین دیکھا مجکو پس تحقیق اسنے مجھہ ہی کو دیکھا کیونکہ لا یتمثل الشیطان بی
یعنی شیطان میری صورت نہین ہوسکتا اور حق کے معنی ہین ان رویاہ صحیحۃ لیست من

اور حضرت پر جھوٹھ باندھنا علامت جہنمی ہونے کی ہی جیسے کہ حدیث مین وارد ہے
من کذب علی متعمدا فلیتبوء مقعدہ من النار ترجمہ فرمایا حضرت نے جنے
جھوٹھ باندھا مجھپر قصداً پس چاہیے کہ وہ اپنی جگہ جہنم مین کرلے فوائد المجموعہ فی
احادیث الموضوعہ مین لکھا ہے قال العسقلانی لا اعرفہ اور موضوعات کبیر
مین ملا علی قاری حنفی فرماتے ہین قال العسقلانی انہ کذب و قال الزرکشی
لا یعرف و قال ابن تیمیۃ موضوع یعنی حافظ ابن حجر عسقلانی نے کہا کہ یہ
حدیث جھوٹی ہے اور زرکشی نے کہا کہ یہ حدیث معلوم نہین ہوئی اور ابن تیمیہ نے کہا
کہ یہ موضوع یعنی بنائی ہوئی ہے اب جو شخص یہ اعتقاد کرے کہ اللہ تعالی نے اپنے ذاتی
نور سے تہوڑا سا لیکر حضرت کا نور پیدا کیا گویا اوسنے اللہ کے نور مین تجزی یعنی ٹکڑے
ٹکڑے ہونا جائز رکہا اور یہ عقلاً و نقلاً محال ہے اور ذات جناب باری کی تجزی ہونے
سے پاک ہی ایسا عقیدہ رکہنیوالا کافر ہے علاوہ اسکے جب آنحضرت علیہ السلام اللہ کے
نور سے ہوئے اور ساری خلقت حضرت کے نور سے ہوئی تو جزو کا جزو بہی جزو ہی ہوتا ہے
پس لازم آیا کہ سب اللہ کے نور سے ہین اس صورت مین تجزی اوس ذات پاک کو ثابت ہوئی
اور وہ اس سے مبرا و منزہ ہے غرض عند المحدثین یہ حدیث پایۂ ثبوت کو نہین پونہچی حدیث
دوم و سوم یعنی انا احمد بلا میم و انا عرب بلا عین کا ایک مضمون ہے

فقد بین صراحته شرح ہو من شاء فلیرجع الیہا واللہ اعلم بالصواب وعندہ ام الکتاب

قد رقمہ العبد المذنب المفتقر الی رحمۃ ربہ الکریم عبد العظیم ابو نعیم عفر اللہ لہ ولوالدیہ فقط

کل ما اختیر فی الاسطور وذکر فی المذکور فہو نور علی نور فجعل اللہ سعی المؤلف مشکورا

وجزاہ جزاء موفورا وانا العبد المذنب الراجی الی اللہ ابو محمد عبد اللہ عفر اللہ

ووفقہ لما یحب ویرضاہ واوصلہ الی غایۃ ما یتمناہ

لقد اصاب من اجاب ومن خالف الحق الصریح فقد ضل سواء السبیل +

سعادت حسین عفی عنہ مدرس مدرسۂ عالیہ *

الجواب صحیح	الجواب صحیح	للہ در من اجاب فانہ قد اصاب
ولایت حسین عفی عنہ	معین الدین	ابو الخیر اسمہ احمد عفی عنہ
مدرس مدرسۂ عالیہ	عظیم آبادی	جواب صحیح لا ریب فیہ
		نور الحسن عفی عنہ بروالی

صحیح ہو منہ احقر الوری ابو الفتح محمد عبد الشکور مرحبا حنفی عفی عنہ -

حامدًا و مصلیًا

کیا فرماتے ہیں علمای دین اس مسئلہ میں کہ بعد عقد نکاح کے چھوہارا و کھجور وغیرہ لوٹانا

درست ہے یا نہیں اور مشہور ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی فاطمہ کے نکاح میں چھوہارے

اضعافت احادیث یعنی اسکا خواہ یہی لکھنا صحیح ہو وشتو شبھانی سے نہیں ہے اور جسنے حق کا ترجمہ
ذات جناب باری کا لیا ہی اوسنے تحریف کی ہی کلام نبوی کی مسلمانکو اسکی طرف التفات نہیں کرنا چاہیے
جیسے کہ مولانا عبدالحی مرحوم نے ظفر الامانی فی شرح مختصر الجرجانی مین لکھا ہی حدیث یہ ہی عن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلق اللہ ادم علی صورتہ الخ ترجمہ
حضرت ابوہریرہ روایت کرتے ہین کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم نے فرمایا کہ پیدا کیا اللہ نے حضرت
آدم کو اونکی صورت پر یعنی ساٹھہ گز کا اونکے جسم کا طول تھا اور انکو حسین جمیل ور کامل الخلقت پیدا
کیا یعنے مثل ور انسانکے اونکی پیدائش بتدریج نہیں ہوئی بلکہ ایک مرتبہ وہ کامل الخلقت ہوئی
اور جو جنت مین داخل ہونگے وہ بھی مثل آدم کے شکیل و جمیل اور ساٹھہ گز کے ہونگے اور جسوقت اس ضمیر
کا مرجع خدا کو قرار دینگے اسوقت یہ معنی ہونگے کہ اللہ نے آدم کو اپنی صفت پر پیدا کرکے اپنی صفات
کا مظہر کیا یعنی آدم کو سمیع و بصیر و متکلم و علیم وغیرہ بنایا اور بعض علما کہتے ہین کہ یہ اضافت تشریفی
ہی جیسے بیت اللہ و روح اللہ وغیرہ ہین اور فقیر کے نزدیک اول معنی بہت صحیح ہین کیونکہ اوسکے لیے قرآن
بہت سے موجود ہین اور حدیث خلق ادم علی صورۃ الرحمن موضوع ہی شیخ عبدالحق محدث دہلوی
لمعات شرح مشکوۃ مین لکھتے ہین لم یثبت ھذا عند المحدثین یعنی یہ حدیث محدثین کے
نزدیک ثابت نہین ہوئی غرض مسلمان پر فرض ہے خالق و مخلوق مین تمیز کرنا اب جو شخص
حضرت کو یا انبیا کو مثل خدا کے جانتا ہے وہ مشرک ہے اوسکی امامت ناجائز ہے جیسے کہ کتب

بنعمتہ للمعبود بقدرتہ الخ رواہ ابن ناصر مطولا وھو موضوع وضعہ محمد بن

دینار العوفی ترجمہ خطبہ پڑہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسوقت نکاح کیا فاطمہؓ کا علیؓ سے

پس کہا الحمد للہ المحمود بنعمتہ المعبود بقدرتہ آخر تک روایت کیا اسکو ابن ناصر نے مطولا اور وہ

موضوع ہے وضع کیا اسکو محمد بن دینار عوفی نے اس سے اس خطبہ کا پڑہنا بہی ناجائز ہوا

یعنی یہی خطبہ جو اس روایت مین موجود ہے وہ دوسرا خطبہ پڑہنا سنت ہے اسیطرح یہ حدیث للآلی مین دو طریقون سے

نقل کرکے آخر مین بیان کیا ہے قال ابن دینار ھذا الحدیث فوضع الطریق الاول الی انس و وضع ھذا الطریق

الی جابر یعنی وضع کیا محمد بن دینار عوفی نے اس حدیث کو پس وضع کیا طریق اول کو حضرت انس تک

اور وضع کیا دوسرے طریق کو حضرت جابر تک اور ایسا ہی حال اور حدیثون کا بہی ہے چنانچہ فوائد المجموعہ

مین ہے حدیث ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم تزوج امرأۃ من نسائہ فنثروا علی

راسہ تمر عجوۃ رواہ الخطیب عن عائشۃ مرفوعا وفی سنادہ سعید بن سلام

کذاب والحدیث باطل یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اپنی کسی بی بی سے پس نثار کیا

لوگون نے آپکے سر مبارک پر چہوہارون عجوہ کو روایت کیا اسکو خطیب نے بی بی عائشہ سے مرفوعا

اسکے اسناد مین سعید بن سلام جہوٹا ہے اور یہ حدیث باطل ہے اور ایک روایت یہ ہے کہ نبی صلی اللہ

علیہ وسلم ایک انصار کے گہر مین گئے اور لوگون نے اونکے سر پر چہوہارون اور شکر کو نثار کیا اور اپنا ہاتہ کہینچے

لوٹانے کا حکم فرمایا یہ حدیث بہی موضوع ہے اسکے اسناد مین بشر بن ابراہیم انصاری ہے اور وہ روایت

وغیرہ لوٹاۓ تھے یہ حدیث صحیح ہے یا نہین بینوا توجروا۔

الجواب

مجلس عقد نکاح مین چھوہارے وکھور وشکر وغیرہ کا لوٹنا ناجائز نہین ہے بلکہ بہ نیت سنت بدعت ہے ہان اگر بسبب خوشی کے کوئی چیز از قسم شیرینی تقسیم کردیوے تو مباح ہے اور وہ حدیث موضوع یعنی جھوٹی ہی چنانچہ فوائد المجموعہ فی احادیث الموضوعہ مین لکھا ہی حدیث ان جبرئیل خطب فی السماء فزوج فاطمة من علی ثم امر الله شجر الجنان فحملت من الحلی والحلل ثم امرها فنثرته علی الملائکه فمن اخذ منهم یومئذ شیئا اکثر مما اخذ غیره افتخر به الی یوم القیمة وهو موضوع والمتهم به رجلان وضاعان فی اسناده وقال فی المیزان هذا الحدیث کذب وقال ابن الجوزی انه موضوع ترجمہ تحقیق جبرئیل نے خطبہ پڑہا آسمان پر اور نکاح کیا بی بی فاطمہؓ کا حضرت علیؓ سی پہر اللہ نے بہشت کے درختون کو حکم کیا وہ سب زیور ولباس سے آراستہ ہوئے پہر درختون کو حکم کیا پس نثار کیا فرشتون پر پس جسنے اوسوقت زیادہ لیا وہ فخر کرتا ہے قیامت تک اُن فرشتون پر جنہون نے کم لیا تہا یہ حدیث موضوع ہی اور اسکے اسناد مین دو شخص وضاع متہم ہین اور میزان الاعتدال مین کہا کہ یہ حدیث جھوٹی ہی اور ابن جوزی نے کہا یہ حدیث موضوع ہی اور اُسی کتاب مین ہے حدیث خطب النبی صلی الله علیه وسلم حین زوج فاطمة بعلی فقال الحمد لله المحمود

قربانی! قربانی!! قربانی!!!

فصل لربک وانحر

من تالیفات جناب فیضمآب صوفی مولوی ابونعیم عبد العظیم صاحب مدظلہ
بفرمایش خوش خصال حبیب صاحب کمال شیخ بدر الدین

القول الاذفر فی مسئلۃ النحر

ابن شیخ حسن علی تاجر کتب نیا بازار کلکتہ
باہتمام عاصی پرمعاصی احقر العبید محمد عبد الحمید عفی المجید
در مطبع اسلامی طبع شد
واقع کلکتہ مارکٹ اسٹریٹ نمبر ۱۵

کر تا ہی موضوعات کو غرض اس مسئلہ مین جتنی حدیثین مروی ہین وہ سب عند المحدثین پایۂ ثبوت کو نہین پہنچین واللہ اعلم وعلمہ اتم کتبہ العبد المذنب الراجی الی اللہ الکریم
عبد العظیم المکی ابو نعیم غفر اللہ الرحیم

لا شک فیہ ان احادیث التزم موضوع وجل ما روی فیہا مصنوع +

ابو محمد عبد اللہ غفر لہ

الجواب صحیح	الجواب صحیح والمجیب مصیب
فاضل الدین سوداسی	محمد درست اللہ عفی عنہ
اصاب من اجاب	ان ہذا الجواب منطوق بالصواب
ابو الخیر اسد احمد عفی عنہ	محمد سعید اللہ عفی عنہ

فقد اصاب من اجاب محمد حسین عارف عفی عنہ

بعد حمد و صلوٰۃ کے بندہ ولی محمد عفی عنہ مہیراوی عرض کرتا ہی کہ یہ دو سوال جناب خلیفہ صاحب تبتی ہیوالوی کا ابو نعیم عبد العظیم صاحب کے مجلس مین پیش کیا گیا اور جناب مولوی صاحب نے بہت تحقیق سے اسکا جواب لکھا لہذا بندہ نے بنظر فائدہ عام بطور رسالہ کے طبع کرا دیا اللہ تعالی سے امید ہے کہ لوگون کے دلوں سے زنگ بد اعتقادی کو صاف کر دے آمین ثم آمین +

در مطبع احمدی واقع کانپور ماہ جمادی الاولی سنہ [illegible] ہجری باہتمام محمد عبد الصمد مطبوع شد

وہ بلند حوصلگی ہمسے کیون دور ہوگئی وہ حیا وہ شرم وہ دلیری کیسے

نہ ہمکو اپنی ذلت کا خیال ہے نہ بدنامی کا ڈر- گویا جامہ انسانیت کو اتار

حیوان صفت ہوگئے نہ خدا کا خوف نہ رسول سے شرم- اس

سے موت بہتر ہے- ہان جنت پر تکیہ

نہین رہتے کہ کس بہروسے پر رہا دین باقی نہ اسلام باقی

رکھلیا نام باقی- اسے نام جنت کو میراث تصور کرکے زندگی بسر

ہین ڈر ہے کہ ہمارے آبا و اجداد اسوقت زندہ ہوکر قبرون سے

حالات کو ملاحظہ کرین تو انکو ہمسے اسقدر نفرت ہوگی کہ ہمکو اپنی طرف

وہ عیب سمجھین گے اور پہر قبرون مین جاکر چین سے آرام کرینگے- اسے قوم

مسلمانان غور کرو کہ ہمارے سلف کیا تھے اور ہم کیا ہوئے ہمارے سلف کو

خطاب امیر المومنین و سیف اللہ و امین الامۃ وغیرہ تھا ہم خان بہادر وغیرہ

کے خطاب پر جان دیتے ہین اور بعد حصول اس خطاب کو پہولے

واسے برحال ما- اس ہمارے ذلت و بے حرمتی کا سبب کیا ہے

سے انحراف اسلام سے بے تعلقی جب تک ہم اسلام کے حامی

دونون جہان کی ترقی اور بہبودی عطا کیا جب ہمنے اسلام سے

ہمارا ساتھ چہوڑ دیا بس ذلت و خواری نصیب ہوئے اگر اب بھی

ہم اسلام کے مطیع ہوجاوین جیسے ہمارے سلف تھے تو پہر وہی اوج

وہی عزت و حرمت وہی ترقی وہی غلبہ ہے- اسوقت اسلام دو

ہے ایک فتنہ ہنود دوسرا فتنہ عیسائی- ہم نام کے مسلمان کو
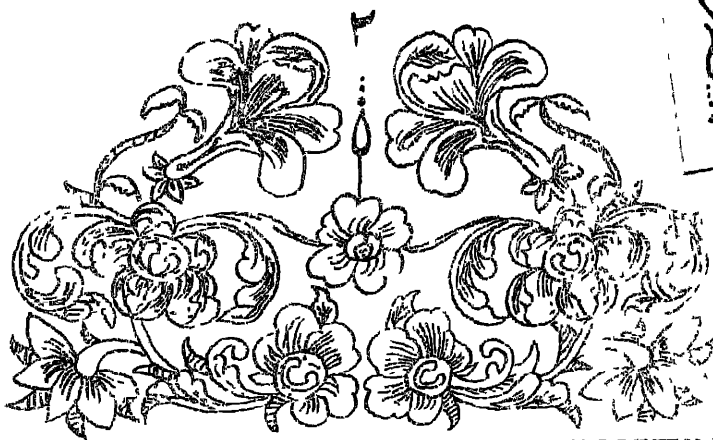
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی قال فی محکم کتابہ فصل لربک وانحر والصلوٰۃ والسلام علی سید البشر
محمد وعلی آلہ الاطہر واصحابہ الغرر۔ وفضل اللہ اتباعہ الی یوم المحشر ۔ اما بعد
بعد حمد وصلوٰۃ کے جاننا چاہئے کہ ہمارا پاک مذہب اسلام عرب سے نکل کر
روے زمین کی سیر کرتا ہوا اور اپنا ڈیرہ قایم کرتا ہوا تمام ملک وجزیرہ مین داخل
ہوا اور ہوتا جاتا ہے بہت مدت سے اس ہند مین بھی اپنی چہاونی ڈالی اور اوسکے
ترقی کا پھریرہ اس ہند پر مانند آفتاب تابان کے چمکا۔ ہمارے آبا و اجداد وہی عربی
الاصل تھے وہ کون تھے وہ قوم فاتح کے سرگروہ ورئیس تھے جسطرف اونکی
باگ اوٹھی اوسکو مغلوب کیا جس کام کا خیال آیا اوسکو انجام تک پہونچایا اونکی شجاعت
اونکی ہمت اونکی مروت اونکی عزت وحرمت اونکی ایک جہتی و ایک دلی اونکی مہمان
نوازی وغیرہ وغیرہ۔ تمام عالم کو یاد ہے ہم اونہین کے خلف ہین اوسکے نام پر
ذلت وخواری کا دہبہ لگانیوالے اونکی نام پر نامردی وپست ہمتی و بے عزتی کا
داغ دینے والے افسوس صد افسوس ہم کس مونہہ سے اپنے کو اونکا خلف
کہتے ہین ہمکو اونکی طرف نسبت کرتے ہوئے شرم نہین معلوم ہوتی وہ شجاعت

ہونگے تو شاید ہمارا رہنا ہندوستان مین دشوار کردینگے کیا ہنود کے پوجا کرنے
مین یا تیرتھ کرنے مین کوئے مسلمان مزاحمت کرتا ہے کہ وہ ہمارے امور مذہبی
مین حارج ہوتے ہین جس بستی مین مسلمان زمیدار ہین اور ہنود رعیت ہین آیا اونکی
شادی یا غمی کے مراسم مین کوئی مسلمان خلل انداز ہوتا ہے ہرگز نہین پھر کیا وجہ ہے
کہ ہمارے مراسم اسلام مین وہ خلل انداز ہے نہین بلکہ ہمارے عزت و آبرو کے خواہان
ہوجاتے ہین یہی مسئلہ قربانی مین ہرسال ہر شہر قریہ مین ہنود بلوہ کرتے ہین مکانو مین
آگ لگادیتے ہین اسباب اوٹھتے ہین مار ڈالتے ہین اس ظلم و ستم کے ساتھہ ہم اپنا
بھائی اونکو تصور کرین یہ کیونکر ہوسکتا ہے۔ ہان یہ سب کام عوام ہنود کا نہین ہے
اس کمیٹے مین راجہ بابو بڑے بڑے زمیدار سب شریک ہین جو حاکم یا حکام رس ہی
ہین وہ بھی تائید کرتے ہین۔ برخلاف ہمارے مسلمانونکے جو حکام رس ہین اونکو اپنے
اغراض سے فرصت نہین ہے دین تباہ ہو اسلام مٹ جاوے اونکی بلا سے
کاش اسوقت کے مسلمان جو حاکم یا حکام رس ہین کسی وقت مسجد مین شریک ہوکر
جماعت سی نماز ادا کرتے یا جمعہ عیدین مین جماعت کے شامل ہوتے تو عوام مومنین کو
کسقدر تقویت ہوتی اور دوسری قوم بھی خیال کرتی کہ مسلمان ایک دل ہین اسکا
اثر بہت کچھہ ہوتا اسکے برعکس ہنود اون مسلمانونکو مثل اپنے تصور کرتے ہین اور
سمجھتے ہین کہ یہ لوگ تائید نہین کرینگے باقی غربا کیا کرینگے۔ ہان اون صاحبونکی
کیفیت یہ ہے کہ مسجد مین غربا کے ساتھہ نماز پڑہنا ہتک عزت خیال کرتے
ہین جیسا قرآن پاک مین اللہ تعالی نے کفار عرب کا قول بیان کیا ہے آیہ
اَ نُؤْمِنُ کَمَا آمَنَ السُّفَهَاءُ یعنے رئیس مکہ نے پیغمبر صاحب سے یہ عرض کیا

نہین ہمکو اپنے خطاب حاصل کرنے سے فرصت کب ہے دو کتاب پڑہا اور
کسی کے صدقہ مین شمس العلما ہونیکا شوق چبرایا اور جنون بھڑکا حالانکہ
جو معلومات ہماری ہے اوس سے زیادہ ہمارے سلف کے خدمتگارونکی
معلومات تھی جاے حسرت و مقام افسوس ہے ع این کار از تو آید و مردان چنین کنند
عیسائیونکا فتنہ ایسا نہین ہے کہ جسکا انتظام ہم نکر سکتے ہون ہان مشنری
عورتون کا ہمارے گھرونمین واسطے تعلیم نسوان جانا زہر قاتل ہے وہ تعلیم
کے بہانہ عیسائیت تعلیم کرتے ہین چنانچہ ایک شریف کے یہان میم صاحبہ
تعلیم کرنے گئے اوس مکانسے ایک جوان عورت کو اوڑا کر مشنریونمین داخل
کر دیا۔ مگر اس آگ ناگہانی سے غربا محفوظ ہین وہی صاحبان خان بہادر و سی ایم
ایس آئی مبتلا ہین جنکو قرآن پاک و اردو و فارسی تعلیم سے نفرت ہی۔ ای مسلمانون
کیا مستورات کے حق مین قرآن شریف کی تعلیم اور کچھ مسائل کی کتابونکا پڑہا دینا
کافی نہین ہے جو اس بضرت کو تمنے اختیار کیا۔ نعوذ باللہ من ہذہ الخرافات۔
فتنہ ہنود سے البتہ ہمارا بہت نقصان ہوا اور ہوتا جاتا ہے۔ اسپر بھی بعض
سادہ لوح ہنود کو اپنا بہائی خیال کرتے ہین حالانکہ ۱۸۵۷ء کا فساد اسی قوم نے
برپا کیا اور مسلمانونکے سر پر ڈال کر آپ خیر خواہ ہو گئے اور مسلمان حکام والاشان
کے نزدیک مفسد قرار پائے اور یہ قوم سرفراز ہو گئی۔ ؎ دیوانگی و مستی از بوی قومی خیزد
ہر فتنہ کہ می خیزد از کوی قومی خیزد۔ ہم اون نوجوان انگریزی دان سے دریافت کرنا
چاہتے ہین کہ جو کانگریس کی شرکت کو اپنی بہبودی اور سرفرازی تصور کرتے ہین
بلا حکومت تو یہ قوم ہمپر یہ ظلم و ستم کرتی ہے جب یہہ داخل ممبران پالیمنٹ

انصاف سے بعید ہے قربانی مین ختنہ وشادی کا خرچ نہین ہے پھر اوس
خرچ کے متحمل ہوتے ہین اوس اور خرچ قلیل و نفع کثیر کا تحمل نہین ہو سکتا ہے مسلمانون
بہت خواب غفلت مین سوئے اب تو جاگو اور دنیا و دین مین فرق کرو فانی اور
باقی مین تمیز پیدا کرو۔ کشف الغمہ مین لکہا ہے کان صلی اللہ علیہ وسلم یقول
من وجد سعة فلم یضح فلا یقربن مصلانا یعنے جسکو وسعت ہو اور قربانی نکرے
تو وہ ہمارے مصلے کے پاس نہ آوے امام احمد و ابن ماجہ نے بھی ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے ایسا ہی روایت کرتے ہین دیکہنا چاہیے کہ تارک قربانی پر
عتاب حضرت نے فرمایا اسی جہت سے بعض بزرگون نے قربانی کو
واجب سمجہا ہے۔ باقی رہا یہ امر کہ بکری وغیرہ کی قربانی ہوتی ہے اور یہ ثابت
بھی ہے گائے کی قربانی ثابت ہے یا نہین غور کرنا چاہیے بقرہ یعنے
گائے کی قربانی ثابت ہے دیکہو کشف الغمہ مین کان ابن عباس رضی اللہ عنہ
یقول کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فحضر الاضحی فذبحنا البقرة عن
سبعة الخ یعنے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہین کہ ہم سفر
مین پیغمبر خدا کے ساتھ تھے اور دن قربانی یعنے عید کا آیا پس ہمنے ذبح
کیا گائے کو سات آدمی کیطرف سے عن جابر بن عبد اللہ انہ قال نحرنا مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الحدیبیة البدنة عن سبعة والبقرة عن سبعة
رواہ مالک یعنی جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہین کہ قربانی کیا ہمنے
ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سال جنگ حدیبیہ مین شتر کو سات
آدمی کیطرف سے اور گائے کو سات آدمی کیطرف سے اور موطا کی ایک

کہ جسطرح یہ غریب اور گنوار لوگ ایمان لائے ایسے ہم بھی ایمان لاوین یہی
حالت ان مسلمانونکی ہے کہ غریبونکے ہمراہ نماز پڑہنے مین بے عزتی ہی چنانچہ
اس کلکتہ مین ایک سال مین نے سُنا کہ ایک شریف معزز چند لوگونکو لیکر نماز
عید اپنے گھر مین ادا کئے اس خیال سے کہ مسجد مین غریبونکا ساتھ ہوگا
نعوذ باللہ یہ نہین خیال کرتے کہ ہماری سلف انہین غریبونکے ہمراہ کہاتے پیتے
تھے اور ایسے معزز ہوئے کہ دارین کی سرخروئی حاصل کیا اور اسی نخوت و
تکبر نے فرعون وغیرہ کو ہلاک کیا۔ مسلمانون کو ان وجوہات سے قربانی چہوڑنا
نہین چاہیئے جس چیز مین جسقدر نفع ہوتا ہے اوسیقدر نقصانکا گمان بہی کیاجاتا
ہے پہر یہ نفع آخرت ہی اگر اسکے نقصان عوض دنیاوی ہوا تو کیا ہوا وہ تو فانی ہی ہے
جامع ترمذی و ابن ماجہ نے یہ روایت بیان کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم نے نہین کیا ابن آدم نے کوئی عمل دن قربانی کے کہ محبوب زیادہ ہو
نزدیک اللہ کے جاری کرنے خون یعنی قربانی سے اور تحقیق وہ جانور ذبح
کیا ہوا قیامت کے روز آویگا اپنے سینگون اور بالون اور کہرون کے ساتھ
اور تحقیق خون قربانی کا البتہ قبول ہوتا ہے جناب الٰہی مین پہلے اوس سے کہ
گری زمین پر۔ اور کشف الغمہ مین ہے کان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول ما
عمل ابن آدم یوم النحر عملا احب الی اللہ تعالیٰ من دم یھراق الخ اسکا ترجمہ اوپر مذکور ہوا
مسلمانون ایسے عمل کو چہوڑنا خلاف عقل ہے دوسرے یہ سودا ہاتھ سے نجائے بنقد
دنیا مین جتنا ضروری کام جانتے ہین مثل ختنہ و گوشوارہ و شادی وغیرہ کے
غریب امیر سب کرتے ہین پھر ایسے محبوب کام کو ترک کرنا اور عذر غربت کا کرنا

فرماکر ہمارے استدعا کو غور سے درجہ سماعت مین جگہ دیوے - قوم ہنود
کا فساد دربارہ قربانی امر اتفاقی نہین ہے - بلکہ ہر سال مختلف جابجا بشورش
یہ لوگ فتنہ کرکے مسلمانون کو نقصان جانی و مالی پہونچاتے
حالانکہ مسلمان اونکے مذہبی امور مین دخل نہین دیتے - غور کرنے سے
یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مقابلہ و مقاتلہ مسلمانون سے نہین ہے بلکہ در پردہ
گورنمنٹ سے ہے کیونکہ مسلمان سال مین ایک روز قربانی کرتے ہین
مگر یہ بازارون مین جو منوسپلٹی کے انتظام سے گاؤکشی ہوتی ہے اور گوشت
اوسکا فروخت ہوتا ہے اور جہان کہین کمسریٹ ہے وہان بھی کسی روز
ضرور فساد ہوگا بس اوسکا انتظام گورنمنٹ نے کیا کیا ہے - اس فساد
مین صرف مسلمانونکا نقصان نہین ہے بلکہ گورنمنٹ کا بہت نقصان ہے
امن خلایق مین خلل اندازی ہے اوسکے واسطے حکام کو فوج طلب کرنا پڑتا ہے
ہزارون دقت ضلع کے کلکٹر کو پیش آتی ہے - چنانچہ بلیا کے کلکٹر صاحب
سے گورنمنٹ دریافت کرسکتی ہے باوجودیکہ اقرارنامہ پر دستخط
روسائے قوم ہنود کی موجود ہے اسپر بھی فتنہ او نلوگون نے برپا کیا اور
قربانی کو بند کردیا اگرچہ شہر مین صاحب کلکٹر نے انتظام کیا مگر دیہات
مین اون لوگون کا ظلم قائم ہی رہا - ضلع اعظم گڑہ مین ہنود کا مسلمانون کے
نام خط بطور نوٹس کے لکھنا کہ ہم نماز بھی نہین پڑہنے دینگے اور قربانی
بھی نہین کرنے دینگے - شہر مین حکام نے انتظام کیا مگر قصبات
تباہ کردیے گئے مئو کو پاگہوسی لوٹ لیا گیا مکانون مین آگ لگائی گئی -

روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت نے بھی گاے کی قربانی کیا ہے
جاے غور ہے کہ اسسے زیادہ اور ثبوت کیا ہوگا علاوہ اسکے غربا کیواسطے
گاے کی قربانی بہت مناسب ہے کیونکہ فرض کیا جاے کہ ایک بکری کی
قیمت چار روپیہ ہو اور گاے کی قیمت آٹھ روپیہ ہو اوس مین سات آدمی
شریک ہوے تو کسقدر کفایت ہو گئے اور جب گاے کی قربانی مین
فساد ہوتا ہے تو ضرور کرنا چاہیے تا کہ سو شہیدونکا ثواب حاصل ہو قربانی
کب تک جایز ہے اسمین اختلاف ہے بعض کے نزدیک ایام تشریق
یعنی تیرہوین تاریخ تک جایز ہے اور عبداللہ بن عمر اور حضرت علی رضی
اللہ عنہما کا قول ہے کہ بعد عید دو روز یعنی بارہوین تاریخ تک جایز ہے اور
یہی قول مشہور ہے اور اسی پر عمل ہے امام ابوحنیفہؒ اور امام مالکؒ کا مسلمانونکو
جو مصیبت ہنود سے پہونچی اوسپر صبر کرکے اپنے خدا وحدہٗ لاشریک لہٗ کی
حکم کی تعمیل کرتے رہین ہمارے آبا و اجداد کے ساتھ بہت ایسا معاملہ
ہوا ہے کہ خداوند کریم نے اونکی جماعت قلیل کو جماعت کثیر پر غالب کردیا ہے
ہمت نہ ہارنا خدا ضرور تائید کریگا۔ ہان ایسا نہین کرنا کہ جوش مین آکر خلاف
گورنمنٹ کوئی کام کرنا بلکہ سال آیندہ سے ایک مہینہ پیشتر کل اہل شہر و قریہ
حکام والاشان کے خدمت مین بذریعہ درخواست اپنی مراسم کے ادا کرنے مین
مدد طلب کرنی چاہیے ضرور بالضرور حکام اسکا بندوبست کرینگے ایسی کاروائی
نہین چاہیے کہ خود مجرم قرار دیے جائین۔ اب ہم گورنمنٹ سے استدعا کرتے
ہین اور اپنی حالت کو پیش کرتے ہین اور امید کرتے ہین کہ گورنمنٹ منصفی فرما

[illegible]ثائی اور اوسکے ہر عضو پر ایک ایک دیوتا کی تصویر قایم کی اور اوسکو چھپواکر
[illegible]ام دیار مین شائع کرادیا ہے اوسکا مطلب یہہ ہے کہ ایک گاے کی ذبح میں
اسقدر دیوتا ذبح ہوتے ہین اور ایک گاے کی حفاظت گویا اتنے
دیوتاؤنکی حفاظت ہے۔ اس تصویر کو دیکھکر اور اس مضمون کو سمجھکر تمام
قوم ہنود مین جوش پیدا ہو گیا۔ ایسا شخص کا تلاش گورنمنٹ کو ضرور چاہئیے
یہہ مضمون قابل غور ہے جب ایک گاے کے مارنے مین اسقدر
دیوتاؤنکا خون ہوتا ہے تو جب کسی ہندو کی گاے مرجاتی ہے اور
وہ چمار وغیرہ کو دیدیتا ہے وہ لوگ اوسکا گوشت کہاتے ہین اور اوسکی
چمڑی کی جوتی بناتے ہین جسکو ہندو بھی خرید کرکے استعمال مین لاتے ہین
اوسوقت اوس ہندو پر کتنے دیوتا کی ہار یعنی کا پاپ ہوتا ہے اور کسقدر دیوتا
کا چمڑہ چھوڑانے کا گناہ ہے اسکو کسی پنڈت نے نہین بیان کیا۔ اب
قوم ہنود کو ضرور ہوا کہ جس جوتی مین گاے کا چمڑہ ہوا اوسکو خرید نکرین ورنہ
دیوتاؤنکی ہتک ہوگی۔ کتاب منوشمرت مین لکھا ہے کہ جب برہمن کا لڑکا
کاشی سے علم پڑہکر اپنے وطن مین آوے تو اوسکا باپ اوسکا استقبال
کرے اور گاے ذبح کرکے اور اوسکے کہال گرم اوس لڑکے کے
جسم پر رکہے۔ العجب یہہ کیا تماشہ ہے پنڈت جی کے استقبال مین گاے
ذبح ہوا اور اوسوقت اوس گاے کے ساتھہ اوسقدر دیوتا نہ ذبح ہون فقط
[illegible] مسلمان یا دوسرے قوم ذبح کرے جب ہی دیوتا ذبح ہوتے ہین۔
[illegible]سئلہ ہے یا شیخ چلی کا خیال ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ سب فتنہ

گورنمنٹ غور کرے کہ یہہ سامان بغاوت کا ہے یا نہین۔ مگر ہمکو
اون حکام پر تعجب ہے کہ شہر کا انتظام کیا اور دیہات کو تباہ
ہونے کیواسطے چھوڑ دیا کیا صاحب کلکٹر پر شہر ہی کا مواخذہ ہے
اور دیہات ظالمون کے ظلم کے لئے ہے تو ہین صد افسوس۔
گورنمنٹ نے جسقدر اس قوم ہنود کو سرفرازی بخشا اوسی کا یہہ
نتیجہ ہے یہہ قوم کانگریس کے پردہ مین مدعی سلطنت کی ہے انکا جوش و
دعوی قابل غور و فکر و خوفناک ہے کیون نہین گورنمنٹ ایک قانون
گاؤکشی مین خاص جاری کرتی ہے کہ جو اسکا مانع ہوگا اوسکی
سزا ہوگی۔ حکام ضلع اور فوجداریون کے طرفین کو مجرم قرار دیتے
ہین حالانکہ یہہ فیصلہ فریقین مسلمانون کے حق مین ظلم صریح ہے
کیونکہ مسلمان مظلوم ہین مسلمانونکو منصب حفاظت خود اختیاری کا حاصل ہے
اگر اونکے ہاتھ سے کوئی ہندو مارا بھی جاوے تو اون پر کسی قسم کا جرم نہین
کیونکہ وہ کسی کے مارنیکو اپنی جگہ سے کہین نہین گئے بلکہ ہنود بلوہ کرکے
اونکے گہرون مین گہس جاتے مین پس ایسے صورت مین مسلمانونکو اختیار ہے
کہ جسطرح ممکن ہو اپنی حفاظت کرین۔ اس کلکتہ مین جو اخبار بزبان بنگلہ جاری
ہے یعنے اخبار بنگو باشی ۹ جولائی ۱۸۹۳ع کا اوسکو حکام ملاحظہ فرماوین کہ
کیسا مضمون جوشیلا مندرج ہے اوسکا مضمون پکار رہا ہے کہ اس بنگالہ مین بھی
کسی وقت یہہ فساد برپا ہوگا۔ اسوقت جو ہر فرد ہندو مین دربارۂ قربانی گاؤ جوش
پیدا ہے اوسکی وجہ خاص یہہ ہے کہ کسی شریر نے ایک تصویر گائے کی

پرواہی کسی شریر کی ہے ورنہ گائے سے اور دیوتا سے کیا نسبت ہے
[illegible] سے اپنے ہی برعکس یہ کیسا نکل آیا ہم الزام لوگوں کو دیتے تھے قصور اپنا نکل
آیا [illegible] مقیمہ پوران کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوؤں کے دھرم
میں گائے کا ذبح کرنا اور کھانا موجب نجات ہے۔ اور مہابھارت کے
بیان سے واضح ہے کہ جاب مین گائے کا ذبح کر کے کھانا نیکی ہے۔
افسوس ہے قوم ہنود کی کتاب سے گائے کا ذبح کرنا اور کھانا باعث
نجات ہے اور یہ لوگ بوجہ جہالت یا بباعث نفسانیت کے درپے
فسادات کے ہین۔ ہمکو امید ہے کہ جو ہندو اس رسالہ کو ملاحظہ کریگا وہ
[illegible] سے باز آویگا۔ دیکھو منوشاستر مین لکھا کہ سورج کے اترائن اور دا[illegible]
یعنی ساون اور ماگھ کے ابتدا قربانی کرنا اور کھانا فرض ہے۔ سبحان اللہ
[illegible] شود سبب خیر گر خدا خواہد۔ اب قوم ہنود کو اپنے افعال ناشایستہ
پر شرمانا چاہیے اور فساد سے باز آنا چاہیے ورنہ وہ بے دھرمی تصور کیے

اللّٰہم احفظنا
من کل بلاء الدنیا
و عذاب الآخرۃ
آمین

بتاریخ ۲ ماہ محرم الحرام ۱۳۱۱ سنہ ہجری بہ تمام رسید